پارسائے عشق از مریم زیب

WWW.NOVELSCLUBB.COM

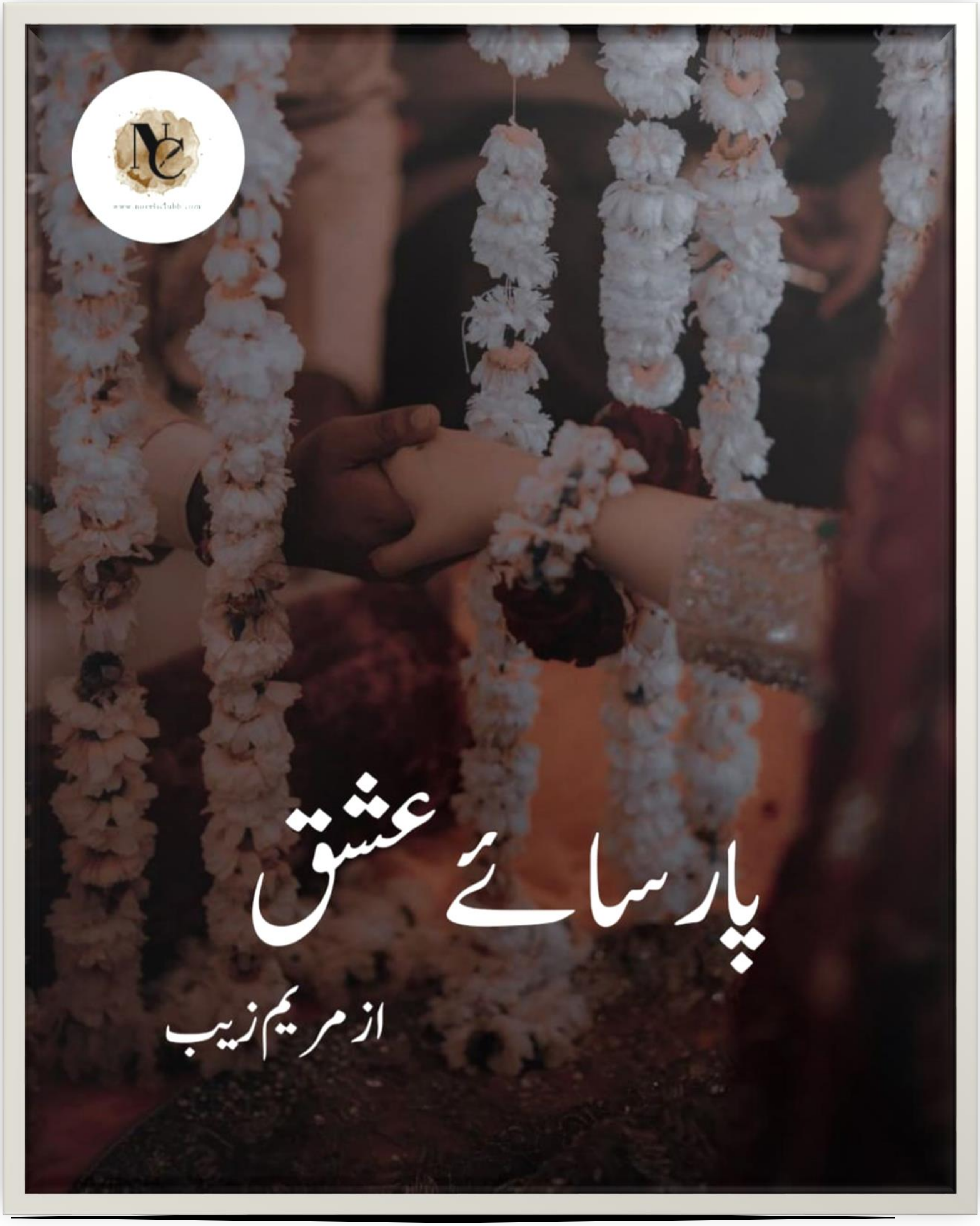

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

پارسائے عشق

از مریم زیب

www.novelsclubb.com

پارسائے عشق

از مریم زیب

قسط نمبر:11

بابا

بابا مت جائیں پلیز بابا۔"

وہ بند آنکھوں سے بڑبڑا رہی تھی۔ سر دائیں بائیں کرتی جیسے کچھ روکنے کی سعی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بابا پلیز۔"

اچانک اونچی آواز سے کہتی وہ اٹھ بیٹھی۔آس پاس دیکھا تو منت راحت اور اکراش فکر مندی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔اس کے اٹھتے ہی وہ اس کو تھامتے ہوئے دلاسہ دینے لگیں۔

تو وہ کوئی خواب نہیں تھا بلکہ ایک تلخ حقیقت تھی جس کو اب بدلنا ناممکن تھا۔

جس زمین پہ بابا کے ساتھ چلتے چلتے اس نے زندگی گزار دی آج اسی زمین کے نیچے ان کو دیکھنا اس کا دل چیر رہا تھا۔وہ کیسے ان کو اس زمین کے سپرد کرے گی۔وہ کیسے اپنے گھر کی روشنی کو اندھیر ہونے دے گی۔وہ خود کو کیسے سنبھالے گی وہ حمان کو کیسے دلاسہ دے گی۔وہ اس کو کیسے سمجھائے گی۔

آنسو تھے کے متواتر بہے جا رہے تھے اس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔اس نے ان لوگوں کی طرف ایسے دیکھا جیسے مدد کو کہہ رہی ہو اس کے پاس کچھ نہ بچا ہو اور کسی سہارے کی تلاش میں ہو۔

مگر وہ بھی اس کی مدد نہیں کر سکتی تھیں۔وہ کیا بلکہ اب کوئی بھی اس کی مدد کو نہیں آ سکتا تھا۔اب جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔اور جو ہو رہا تھا وہ دیکھا نہیں جا رہا تھا۔

باہر میت کو لے جانے کا وقت آگیا تھا۔اور حجاب اندر کب سے بے ہوش پڑی تھی۔منت لوگ بھی خبر ملتے ہی فوراً پہنچ گئے تھے اور وہ کب سے اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔اب اس کو ہوش آیا تھا اور باہر جانے کا وقت آگیا تھا۔

وہ اسے پکڑتی باہر لے کر آئیں۔اور حجاب بابا کو دیکھتے ہی جیسے آپے سے باہر ہو گئی۔ وہ بھاگ کر ان کی میت کے پاس بیٹھی ہاتھوں سے ان کے چہرے کو ٹٹولا جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو۔

بابا وہ بابا یہ کیا ہو گیا آپ سے کہا تھا ناں مجھے چھوڑ کے مت جایئے گا۔آپ سے کتنی بار کہا تھا بابا۔آپ نے آج تک کوئی بات نہیں ٹالی تھی تو یہ کیوں نہ مانی۔مجھے بتائیں اب میں کیا کروں مجھے بتائیں اس دنیا میں رہ کر میں کیا کروں۔میری تو دنیا آپ تھے بابا یہ کیا ہو گیا۔" وہ بولتی روئے جا رہی تھی۔اس کی ایسی حالت ہو رہی تھی کہ

کسی کو بھی دیکھ کر اس پر رحم آجاتا۔وہ روئے جا رہی تھی اور کسی نے اس کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔

اس نے آہستہ سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اسے وہ لمحہ یاد آیا جب وہ اس کیلئے پیسے کما کر لائے تھے اور ان کے ہاتھوں پر زخم بن گئے تھے۔ایک بار پھر اس کی آواز روتے ہوئے بلند ہوئی تھی وہ جیسے اپنا سارا صبر کھو چکی تھی۔ان کا ہاتھ آنکھوں سے لگائے وہ بس پھوٹ پھوٹ کے روئے جا رہی تھی۔

حمان اس کے پاس آکر بیٹھا اسے ہلکے سے پیچھے کرنا چاہا وہ اسے دیکھ کر مزید رو دی۔حمان نے اسے اپنے ساتھ لگا کر کمر سہلائی۔وہ اس کے ساتھ لگ کر پورے زور سے روئی۔

www.novelsclubb.com

حمان دیکھو ناں بابا چھوڑ کے جا رہے ہیں۔حمان بولو انھیں رک جائیں صرف کچھ وقت کیلئے رک جائیں صرف تھوڑی دیر کیلئے۔میں ان کا جانا کیسے برداشت کروں گی اوہ میں کیسے رہوں گی۔" وہ روئے جا رہی تھی اور حمان بس اسے اپنے ساتھ

لگائے بے بسی سے اسے سہلائے جا رہا تھا۔ وہ خود بہت مشکل سے ضبط کر کے بیٹھا تھا۔ چھوٹا تھا رو سکتا تھا مگر فلحال اس کو یہ نہیں دیکھنا تھا وہ مرد تھا، اپنے گھر کا واحد مرد۔ اسے اپنی عورتوں کا سہارا بننا تھا۔ وہ رو دیتا تو ان کا کیا بنتا۔ اس کے رونے کیلئے ساری عمر پڑی تھی فلوقت یہ مشکل مرحلہ تھا جس کو اسے صبر کے ساتھ مکمل کرنا تھا۔ حجاب کو دلاسہ دیتا وہ یہ بات ذہن کے دبیز پردوں ہر بٹھا چکا تھا کہ اب وہ چھوٹا نہیں رہا وہ اب صرف اپنی حجاب آپی کا چھوٹا بھائی نہیں تھا بلکہ اس گھر کا اور اس گھر کے مکینوں کا سہارا تھا۔

حجاب کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی مگر وہ چپ نہیں کر رہی تھی۔ پھر کچھ ہی دیر میں کچھ لوگ آئے جنازے کا وقت ہو چکا تھا اور وہ اب میت لینے کو آئے تھے۔ حجاب انھیں دیکھتے ہی ایک بار پھر بے ہوش چکی تھی اسے اندر لے جایا گیا اور پیچھے سے وہ اس کے بابا کو لے گئے۔

www.novelsclubb.com

بغیر کچھ جانے بغیر کچھ دیکھے کہ کیسے اس کے بابا اس گھر سے اور دنیا سے رخصت ہوئے وہ اپنے کمرے میں بے ہوش پڑی تھی۔ مکرم نور کو بھی وہاں چھوڑ آیا تھا۔ اب وہ اس کے سرہانے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔اس کی حالت دیکھتے ہوئے اسے اپنی ماما اور بھائی یاد آئے۔ حجاب کو بخار ہو چکا تھا اور وہ اچھی خاصی بخار میں تپ رہی تھی۔اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان چھپ چکے تھے۔ نور اس کے سرہانے بیٹھے اس کے بال سہلا رہی تھی جب اسے دوبارہ ہوش آیا۔

بابا۔۔۔وہ بابا کو لے گئے ؟"اس نے فوراً اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔اور ساتھ ہی اٹھ کر باہر جانے لگی جب نور نے اسے تیزی سے تھام کر واپس بٹھایا۔

حجاب اب لے گئے ہیں اب کوئی فائدہ نہیں پیچھے بھاگنے کا۔اور تم تو اتنے صبر والی لڑکی تھیں ناں آج کیا ہوا؟آج جب صبر کرنے کا وقت آیا تو تم سب بھول گئیں؟ تم تو ہمیں سمجھاتی تھیں ناں تو پھر آج کیا ہوا جب خود پہ آئی تو تم سب سبق بھول گئیں؟"نور اسے بازو سے تھامے اس سے پوچھ رہی تھی۔وہ جس کا پورا چہرہ

آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اس نے خالی نظروں سے نور کو دیکھا پھر گود میں رکھے اپنے خالی ہاتھوں کو۔

دیکھو آج یہ ہاتھ خالی رہ گئے میں اکیلی رہ گئی میرے پاس کچھ نہیں ں بچا میرے بابا مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔" وہ اب پہلے کی طرح رو نہیں رہی تھی مگر آنسو پھر بھی اس کی آنکھوں سے لڑھک رہے تھے اور اس کے چہرے کو ٹھوڑی تک بھگو رہے تھے۔

حجاب تم اب بھی غم کر رہی ہو اب بھی رو رہی ہو؟ مجھے دیکھو میری ماما چلی گئیں میرا بھائی بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا وہ بھی اس حالت میں جب وہ مسلم نہیں تھے تو میرا سوچو میرا کیا حال ہوتا ہو گا یہ بات سوچتے ہوئے کہ میں ان کیلئے مغفرت کی دعا بھی نہیں کر سکتی۔ میں انھیں جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکتی کیا میرا دل نہیں روتا یہ سوچتے ہوئے کہ وہ لوگ کس اذیت میں ہوں گے اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں کچھ نہیں کر سکتی۔ تم تو پھر اتنی خوش قسمت ہو کہ ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوئی تمہارے بابا اتنی اچھی حالت میں فوت ہوئے وہ اسلام کے دائرے میں رہتے

ہوئے یہ دنیا چھوڑ کر گئے ہیں تم ان کیلئے دعا کر سکتی ہو ان کی بخشش کروا سکتی ہو ان کے یہاں نہ ہوتے ہوئے بھی تم ان کے اعمال بہتر کر سکتی ہو ان کیلئے دعا کر کے تم اتنا کچھ کر سکتی ہو مگر پھر بھی رو رہی ہو۔ پھر میں کیا کروں؟ دنیا چھوڑ دوں؟ سب کام چھوڑ کے بس رونے بیٹھ جاؤں۔ حجاب میں ساری زندگی بھی روتی رہوں ناں ان کی بخشش نہیں کروا سکتی لیکن تم یہ کر سکتی ہو تم ان کی اولاد ہو۔ اولاد ماں باپ کے بہت کام آتی ہے ان کی موت کے بعد بھی۔ تم ان کے کام آسکتی ہو تم ان کیلئے صدقہ دے سکتی ہو ان کی قضاء نمازیں ادا کر سکتی ہو ان کے چھوٹے ہوئے روزے رکھ سکتی ہو سب کر سکتی ہو تو کیا بہتر نہیں ہے یوں آنسو بہانے سے بہتر نہیں کے تم ان کیلئے دعا کر لو اور ہمت سے کام لو تمہاری یہ حالت ہے تو آنٹی اور رحمان کا کیا بنے گا ان کو کون سہارا دے گا؟ ہاں۔۔اب چلو اٹھو شاباش وضو کرو اور انکل کی مغفرت کیلئے اللہ کے حضور بیٹھو ہمم۔" وہ اس کو دلاسہ دیتے ہوئے بولی۔ حجاب نے انسو صاف کیے اس کے گلے لگی اور بغیر کچھ کہے اٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے پاس کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں سب الفاظ جیسے ختم ہو گئے تھے۔وہ صحیح تو کہہ رہی تھی بے شک وہ اپنے بابا کو اب واپس نہیں لا سکتی مگر ان کی قبر کی منزلیں تو آسان کر سکتی تھی ناں ان کیلیئے دعا کر کے ان کی بخشش کا ذریعہ بن سکتی تھی تو وہ کیوں رو رہی تھی۔

وہ وضو کیلیئے واشروم میں گئی اور پانی کے چھینٹیں منہ پہ مارتے ہوئے ایک دفعہ پھر اس کے آنسوں نکلے۔وہ چاہ کر بھی ان کو روک نہیں پا رہی تھی۔اس لیے اس نے انہیں بہہ جانے ہی دیا۔وہ وہیں سنک کو دونوں طرف سے مضبوطی سے پکڑے ایک بار پھر ضبط کھو چکی تھی۔ مگر پھر جلد ہی آنسوں صاف کرتی وضو مکمل کرتی وہ باہر آئی۔نور شاید باہر اس کی امی کے پاس تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جائے نماز لینے کیلیئے آگے بڑھی اور الماری کے اوپر لگے اس نے وہ اسٹیکر دیکھا جس پر ایک آیت لکھی ہوئی تھی۔

(رَبِّ)اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(القرآن 54:10)

ترجمہ: (میرے رب) بے شک میں بے بس ہوں پس تو میری مدد فرما۔

وہ تقریباً نو سال کی تھی جب عید کی شاپنگ کیلئے اپنے بابا کے ساتھ گئی تھی تو اس کے بابا نے اسے وہاں سے خرید کر دیا تھا۔اور اس نے آتے ساتھ اسے وہاں لگا دیا تھا۔تب تو اسے سمجھ نہیں آئی تھی مگر اب ضرور سمجھ آ رہی تھی۔اس نے اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جیسے اپنے بابا کا لمس محسوس کرنا چاہا مگر کچھ بھی محسوس نہ ہوا۔ وہ جب بھی ایسے ہی کسی مشکل گھڑی میں ہوتی یا غمزدہ ہوتی تو یوں ہی اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعے اس کو ہمت پہنچا دیا کرتے تھے۔

آج بھی اسے تسلی ملی تھی آج بھی اس کی ہمت بڑھی تھی وہ آیت پڑھتے ہوئے۔

بے شک وہ بہت بے بس تھی مگر وہ تو رحمان تھا ناں طاقتور، عظیم بہت بڑا سب مشکلوں کو آسان بنا دینے والا۔اپنے بندوں کی تکلیفوں کو لمحے بھر میں دور کر دینے والا۔

جائے نماز بچھاتے وہ اس پر کھڑی ہوگئی اور ہاتھ بلند کرتے ہی آنسو نکلے تھے وہ اللہ کو اپنا دکھ بتا رہی تھی اپنا خسارہ بتا رہی تھی اور یہ شاید آخری بار تھا جو وہ اس بات پر رو رہی تھی۔اب اسے مزید نہیں رونا تھا۔سلام کیلئے منہ پھیرتے ہی اس نے آنسو صاف کیے اور دعا کیلئے ہاتھ کھڑے کیے۔

بابا کی مغفرت کی دعا کرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے ہی اس کے آنسوں نکلے تھے۔

رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرہ

www.novelsclubb.com

"اے اللہ میرے والدین پر اسی طرح رحم کرنا جس طرح انھوں نے بچپن میں مجھے پالا۔"

اسے وہ تمام باتیں یاد آئیں وہ تمام لمحے اس کی نظروں کے آگے گھومے جو اس نے اپنے بابا کے ساتھ گزارے تھے۔وہ پل زندگی کے حسین پل تھے جو اس نے اپنے بابا کے ساتھ گزارے تھے۔جو اب بس ایک یاد بن کر رہ گئے ہیں۔

زندگی بھی کتنی بے رحم ہوتی ہے ناں ایک ہی پل میں ایک جیتے جاگتے انسان کو یاد بنا دیتی ہے۔پھر چاہے وہ انسان کتنا بھی عزیز کیوں نہ ہو عمر بھر کیلئے نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور نظریں جیسے چندھیا سی جاتی ہیں۔آنکھوں کی بینائی جیسے ہوتے ہوئے بھی ختم ہو جاتی ہے۔جسے نظریں دیکھنے کی متلاشی ہوتی ہیں اگر وہ ہی نہ ملے تو پھر یہ بینائی کس کام کی۔

"یا اللہ میرے بابا کی قبر کی منزلیں آسان فرمانا انھیں اپنے نیک بندوں کی صف میں رکھنا۔اے اللہ مجھے اتنا حوصلہ دینا کہ ان کا یہ غم بھلا سکوں ان کی کمی کو پورا کر

سکوں۔ مجھ پر اپنی رحمت کا سایہ ہمیشہ رکھنا میں بالکل اکیلی رہ گئی ہوں میرا تیرے سوا کوئی نہیں ہے مجھ پر ہمشہ اپنا کرم کرنا۔" ہاتھ چہرے پر پھیرتے ہی اس نے جائے نماز رہی کی اور جگہ پر رکھی۔ وہ اب کافی حد تک بہتر محسوس کر رہی تھی۔ اپنا غم اللہ کے سامنے رکھتے ہی وہ اب تھوڑا ہلکہ محسوس کر رہی تھی۔

ڈونٹ ٹیل می؟" وہ جیسے خوشگوار حیرت سے گھری تھی۔

اوکے نہیں بتاتا۔" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

نہیں میرا مطلب تھا کیا واقعی؟" اسے جیسے ابھی بھی یقین نہیں آیا تھا۔ وہ مکمل طور پر حیرت میں غرق تھی۔

www.novelsclubb.com

نہ تو میرا اور تمہارا کوئی مذاق ہے؟ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔" وہ جیسے اس کی باتوں سے بیزار دکھائی دیتا تھا مگر صرف باہر کی حد تک۔۔۔شاید۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا میں حیران ہو رہی ہوں تم حیران بھی نہیں ہونے دے رہے۔" وہ بھی اب چڑ گئی تھی۔

ہاں تو محترمہ ہوتی رہو یہیں بیٹھ کے حیران میں جا رہا ہوں مجھے کام ہیں بہت۔" وہ جیسے پلٹنے لگا تھا۔

اچھا سنو تو۔" اس نے آواز دی تو رک گیا مگر مڑا نہیں۔" ایک بات میں بتا دوں میں بالکل بھی سر یا ٹیچر نہیں کہوں گی تمہیں۔"

اور میں پوری کوشش کروں گا تم جیسی بد تمیز سٹوڈنٹ کا ٹیچر نہ ہی لگوں۔" اس کے دوبدو جواب دینے پر اس کا منہ کھلا تھا۔

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔ پیچھے وہ اس کی باتوں کے جواب کو ایک طرف رکھے اس نئی خبر کو ہضم کرنے کی تگ ودو میں تھی۔ وہ اسے بتا کر تو گیا تھا مگر پتا نہیں کیوں اسے پھر بھی اس کی بات پر یقین نہ آیا۔ شاید اس کے پیشے کی وجہ سے یا ویسے ہی اس کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ کچھ بھی صاف الفاظ میں کہتا نہیں تھا۔

بھاگم دوڑ میں بس وہ اسے یہ ہی بتانے آیا تھا کہ اگلے ہفتے سے وہ اس کی یونی میں ایز آ ٹیچر کام کرے گا۔ اور زیادہ چانسز یہی تھے کہ شاید وہ ان کو ہی لیکچرز دیتا۔ بے شک وہ اتنالاء کے متعلق جانتا نہیں تھا مگر ظاہر سی بات تھی پیچھے سے مکمل تیاری کر کے بھجواتے اگلے۔ ان لوگوں کا کوئی نیا مشن تھا جس کے سلسلے میں اسے یہاں رکنا پڑا تھا۔ بقول اس کے اس مشن پر پہلے سے ہی کافی محنت ہو چکی ہے اب بس کچھ کر گزرنے کا وقت تھا۔

زیادہ تفصیل اس نے بتائی نہیں تھی مگر شاید کوئی اسمگلنگ کا کیس تھا جو کہ کافی خطرناک تھا۔ اس کو وہ اس لیے بتانے آیا تھا کہ اچانک اسے وہاں دیکھ کہ چونک نہ

www.novelsclubb.com

جائے یا جلد بازی میں کچھ الٹا سیدھا نہ کر جائے۔اس نے خاص طور پر ہدایت دی تھی کہ اپنی سہیلیوں کو بھی اس متعلق کچھ نہ بتائے۔وہ جانتا تھا وہ اتنی بھی بے وقوف نہیں پر ہر بات میں دھونس جمانا مردوں کی پرانی اور کبھی نہ بدلنے والی عادت ہے۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل نکالا۔اس کے ہونٹوں پر تیزی سے مسکراہٹ رینگی۔ تیزی سے انگلیاں فون پر چلاتے ہوئے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے اس نے نام چینج کیا اور فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پہ سجالی۔

پروفیسر فائز قطب الدین

زیر لب بڑبڑاتے وہ ہنس دی۔اس کو تنگ کرنا اب اس کی اولین ترجیح تھی۔وہ خوشی سے جھرجھری لیتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

لیکن کس لیے جانا ہے بچے ادھر ہی رہو ناں۔" وہ اسے روک رہی تھیں۔

امی ادھر ہی تو ہوتا ہوں اب بس کچھ وقت کیلئے جاؤں گا ایک ہی ماہ کی تو بات ہے۔" وہ انھیں مطمئن کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ اس کی سن کہاں رہی تھیں۔

تو ضرورت ہی کیا ہے یہیں رہو میں بالکل نہیں بھیج رہی۔ اللہ اللہ کر کے تو ایک بیٹا گھر آیا ہے دوسرے کو نکال دوں اب۔" سنی تاسف سے سر نفی میں ہلایا۔ مگر وہ بھی اپنی بات یہاں سے منوا کر ہی دم لینے والا تھا۔ کیونکہ کچھ بھی ہو جاتا وہ اس جگہ سے، اُس سے، کچھ عرصہ دور رہنا چاہتا تھا تاکہ اس کے ذہن کو کچھ وقت کیلئے تو

www.novelsclubb.com

رہائی ملے۔انہی سب چیزوں کے بارے میں سوچ سوچ کر اس کی ذہنی حالت مزید بنجر ہوتی جارہی تھی آنکھوں تلے ہلکے اپنے قدم جمانا شروع ہو گئے تھے۔ایسی حالت میں گھر رہ کر اور اس ماحول میں جی کر وہ خود کو اور خود سے جڑے لوگوں کو قطعاً سزا نہیں دے سکتا تھا۔

کچھ ہی وقت کیلئے مگر وہ سکون چاہتا تھا۔تنگ آچکا تھا وہ دل کی ایسی خواہشات کو سن سن کر جن کو وہ پورا نہیں کر سکتا تھا۔پورا کر بھی لیتا تو وہ ان خواہشات سے جڑے اس صنف کو اذیت نہیں دے سکتا تھا۔وہ نہ دیتا اذیت اسے تب بھی ملنی تھی مگر کم از کم اس جرم میں وہ خود کی ذات کو شامل نہیں کر سکتا تھا۔وہ اتنی بڑی خطا خود نہیں کر سکتا تھا جس کیلئے نہ تو اس کے دل نے اسے معاف کرنا تھا نہ ہی اس کے دماغ نے جن کے درمیان پہلے سے ہی جنگ جاری تھی وہ اس میں تیسرا حریف بن کر کودنا نہیں چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

امی پلیز وہاں پر میرے دوست ہوں گے سب مل کر مزا کریں گے۔اور بھائی تو اب یہیں ہیں ناں آپ ان کو وقت دیں کتنے عرصے بعد آئے ہیں وہ میں تو ساری زندگی آپ کے پاس ہی رہا ہوں ناں۔" وہ کسی بھی قیمت پر ان کو منانا چاہتا تھا۔وہ اگر نہ مانتیں یا پھر وہ نہ جا پاتا تو اس کیلئے بہت مشکل بن جاتی۔وہ اس کی ماں تھیں ایک نہ ایک دن تو اس کی اس اجڑی حالت پہ سوال کر ہی لیتیں ناں تو وہ ان کو کیا جواب دیتا۔کہ وہ ایک ایسی کشمکش میں جس سے نکلنا اس کو ناممکن لگ رہا ہے یا ایک ایسی دلدل میں اس کا دل دھنس چکا ہے جس سے وہ اس کو نکال نہیں پا رہا۔وہ اس کی ماں تھیں اور مائیں اولاد پر بڑی محنت کرتی ہیں۔اپنا وقت، نیند، محنت ان پر صرف کرتی ہیں اور جوابا اُن کو اولاد کی ایسی اجڑی حالت ملے تو کیا یہ ان کے ساتھ زیادتی نہ ہو گی؟وہ صرف ان کو اور خود کو اذیت سے بچانا چاہ رہا تھا۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں چاہ رہی تھی فائز کا ولیمہ کر دیتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

ہاں تو بھائی کے ولیمے پر میں آجاؤں گا ناں اور اتنی بھی جلدی کیا ہے مجھے نہیں لگتا بھائی ابھی اس چیز کیلئے راضی ہوں گے اور منت بھی تو ابھی پڑھائی کر رہی ہے ناں۔" اس نے جیسے فائز کے خیالات ان تک پہنچائے تھے۔

کیوں اب کس خوشی میں منع کرے گا وہ اتنا عرصہ بہت ہوتا ہے سوچنے سمجھنے کیلئے اور اس کو اگر کوئی مسئلہ ہوتا بھی تو وہ آتے ساتھ ہی مجھے بتا دیتا۔ اب چونکہ ایسا کچھ نہیں ہوا اور میں اور تمہارے بابا فیصلہ کر چکے ہیں اس لیے ولیمہ تو ہو کے رہے گا اور جہاں تک بات منت کی پڑھائی کی ہے تو وہ یہاں آکر بھی کر سکتی ہے ایک گھر سے دوسرے گھر تک کی ہی تو بات ہے دو قدم کا فاصلہ ہے بس۔" انھوں نے اپنا حتمی فیصلہ اس کے گوش گزار کیا۔ سنی ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا۔ ایک ساتھ کئی چہرے اس کی نظروں کے آگے گھومے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ بے بس تھا اور بے بسی ایک وہ بڑی معذوری ہوتی ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔

اچھا تو ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی جب بھی کریں میں آجاؤں گا مگر فلحال مجھے جانا ہو گا اور کل صبح کی فلائیٹ ہے میری۔" اس نے کان کھجاتے ہوئے جیسے اعتراف کیا۔ وہ سب پہلے سے ہی تیار کر کے آیا ہوا تھا بس اپنے فیصلے کو ایک آخری ٹچ اسے دینا تھا جو کہ اجازت لینا تھی۔

جب سب کچھ پہلے سے ہی تیار کر کے بیٹھے ہوئے تھے تو مجھ سے پوچھنے کی بھی ضرورت کیا تھی مت بتاتے۔ بلکہ وہاں جا کر اطلاع کرتے ناں کے تم وہاں پر ہو۔" بھرپور ناراضگی کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس نے ندامت نے آن گھیرا اگر وہ کرتا بھی تو کیا اسے جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا۔

ارے تو مجھے پتا تھا ناں کہ میری پیاری امی یعنی کے آپ میری بات مان جائیں گی اس لیے تو تیاری کر کے بیٹھا تھا۔" اس نے ان کو باہوں میں سموتے ہوئے کہا تھا جو اباً اس کے ہاتھ کو انھوں نے جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

ہٹو اب کوئی ضرورت نہیں ہے مکھن لگانے کی۔" وہ اب بھی اس کے فیصلے سے ناخوش نظر آ رہی تھیں۔ مگر وہ رک نہیں سکتا تھا اگر جو وہ رک جاتا تو اس کی زندگی رک جانی تھی۔ وہ مزید اس سب کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔ وہ کراچی جا رہا تھا کچھ وقت تک اپنے کسی ایک دوست کے پاس رکنے کیلئے۔ اسے وہ ایک بہتر آپشن لگا اس سب سے کچھ لمحات کیلئے چھٹکارا پانے کیلئے۔

وہ انھیں نرمی سے پیار کرتا وہاں سے اٹھ آیا وہ بس اس کی پشت کو دیکھے گئیں کہ شاید ابھی مڑ کر رکنے کی بات کہہ جائے مگر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دروازے کی حدوں کو پار کر گیا انھوں نے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس کھینچی۔

www.novelsclubb.com

--

حجاب نہیں آئی؟"نرم گھاس پر چلتے اکراش نے افسردگی سے پوچھا۔وہ لوگ یونی آ چکی تھیں۔منت دور سے آتے دکھائی دی تو اس نے ان دونوں کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔

نہیں شاید کل تک آجائے تم نے دیکھا تھا وہ کتنا رو رہی تھی میں نے اس کو کبھی روتے نہیں دیکھا تھا کافی دکھ میں تھی وہ اللہ اسے صبر دے بس جلدی سے ٹھیک ہو کے یونی آجائے میرا دل نہیں لگتا اس کے بغیر اس کی باتیں سننے کے جیسے میرے کان عادی ہو گئے تھے سب کتنا سونا سونا لگ رہا ہے۔"راحت تو بھرپور منہ بناتے ہوئے کہا وہ غم میں ڈوبی ہوئی لگ رہی تھی۔

ظاہر ہے وہ اپنے بابا سے بہت کلوز تھی اس کا دکھ کرنا بنتا بھی تھا۔"اکراش نے جواب دیا۔منت تب تک ان لوگوں کے قریب آچکی تھی۔

مصافحہ کرنے کے بعد اس نے ان لوگوں کو فائز کے آنے کی اطلاع دی۔

www.novelsclubb.com

کیا سچی؟"ہمیشہ کی طرح راحت کی اونچی آواز نے یونی کے درودیوار ہلائے تھے۔ کچھ اسٹوڈنٹس نے مڑکر دیکھا بھی مگر راحت کی شکل دیکھ کر چہرے واپس موڑ لیے یہ تو اس کا روز کا کام تھا۔ نیند میں گھپ لوگوں کو جن کی آنکھ صبح کے الارم سے صحیح سے کھلتی نہ تھی ان کو مکمل بیدار کرنا۔

یار پھر تو بڑا مزہ آئے گا۔"راحت نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے کھڑوس ہے وہ بہت لائن میں کے آئے گا وہ تم لوگوں کو۔"منت نے ان کے سامنے اس کی باسی اور سڑی ہوئی شخصیت کا نقشہ کھینچا۔

ارے اس جیسے کئی بڑے بڑوں کو زیر کیا ہے راحت ملک نے وہ فائز بلونگڑا کیا چیز ہے۔"اور پھر لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے دماغ میں جھماکہ ہوا اور اسے اس بلونگڑے اور منت کے رشتے کا اندازہ ہوا۔ مگر تب تک منت نے ہاتھ میں پکڑا موٹا رجسٹر اس کے کندھے پہ جڑھ دیا تھا۔

ارے سوری ناں بھول گئی تھی میں تو بس انھیں ایک ٹیچر کی حیثیت سے دیکھ رہی تھی جیجو کی نظر سے دیکھتی تو مجال تھی ایسا کچھ بھی زبان سے نکالتی۔" اپنے کندھے کو سہلاتی وہ اس سے معذرت کر رہی تھی۔ صرف نام کی، معذرت کرنے والے احساسات تو اس میں کہیں سے دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

اور تمھیں ان کو میرا جیجا بناتے ہوئے کوئی شرم نہیں آئی؟ اتنا ہینڈسم لڑکا اور راحت کا کیا لگا بھلا جیجو،، ہٹ،، سارا منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے میری زبان کو کتنی کھجلی ہوتی ہے انھیں جیجو کہتے ہوئے کیا تمھیں اندازہ بھی ہے۔"

اس کے منہ میں جو آرہا تھا وہ بولے جارہی تھی۔ اس جھٹکا تب لگا جب اسے اپنے پیچھے سے مردانہ اواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

راحت میڈم آپ ذرا کلاس میں چلیں آپ کی کھجلی میں ختم کرتا ہوں۔" سخت تیور لیے فائزا سے گھورتے ہوئے بول رہا تھا۔ راحت کو جیسے کرنٹ لگا وہ اچھل کر سیدھی ہوئی۔

سر سوری میں آپ کو ہینڈسم نہیں کہہ رہی تھی میرا قطعاً وہ مطلب نہیں تھا آپ بھلا کہاں سے ہینڈسم ہیں شکل بھی کوئی خاص نہیں ہے ہم تو کسی اور کی بات کر رہے تھے کیوں منت بتاؤناں۔" تیزی سے کہتے ہوئے اس نے کہنی منت کو ماری۔

اپنی صفائی دینے کے چکر میں وہ کچھ بھی بول گئی اب اس کو اپنے کہے الفاظ کا اندازہ ہو رہا تھا۔اس کے کان کی لو تک گرم ہو چکی تھی اب اس نے نہیں بچنا تھا یہ جلاد تو اس کو کچا چبا جائے گا ہائے اس کی تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔اس نے تو ابھی بلیک کوٹ بھی نہیں پہنا تھا ابھی تو نام کے ساتھ وکیل لگنا بھی رہتا تھا۔اس کے سارے خواب ادھورے رہنے والے تھے۔ابھی وہ مزید اپنے ادھورے رہ جانے والے خوابوں کا ماتم کرتی فائر کی آواز ایک بار پھر اسے ہوش میں لائی۔

www.novelsclubb.com

چپ کر کے کلاس میں چلیں اور آپ کو تو میں بعد میں پوچھتا ہوں۔" آخری گھوری منت کو سہنی پڑی تھی۔ بھلا اس نے کیا کیا تھا بات تو راحت کر رہی تھی۔اور آج پہلی بار اسے راحت کی کینچی جیسی چلتی زبان پر فخر ہوا تھا۔اس نے کیسے اس کے

منہ پر کہہ دیا تھا کہ نہ تو وہ ہینڈسم ہے اور نہ ہی اس کی شکل خاص تھی۔اپنی ہنسی کو وہیں دباتے وہ کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

کون بات کر رہا ہے؟"فون کان اور کندھے کے درمیان میں پھنسائے وہ بات کر رہی تھی جبکہ ہاتھوں سے وہ فائلز کھنگالنے میں لگی ہوئی تھی۔

آج کافی دنوں بعد فون آن کیا تو اس نے دیکھا کہ اس نمبر پر آلریڈی بہت ساری مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں۔نمبر سیو نہ تھا پہلے تو اس نے سمجھا رونگ نمبر ہو گا مگر پھر اتنی تعداد میں کالز کی گئی تھیں کہ اس نے سوچا پھر ضرور کوئی اپنا ہو گا۔وہ ابھی دیکھ

www.novelsclubb.com

ہی رہی تھی کہ اچانک اسی نمبر پر پھر کال آگئی اس نے ریسیو کر لی اور ساتھ ساتھ کام بھی جاری رکھا۔

کیسی ہو حجاب کتنی مرتبہ کالز کر چکا ہوں۔" وہ جو کوئی بھی تھا بہت بے تکلفی سے بات کر رہا تھا آواز سن کر بھی اسے اندازہ نہ ہو سکا کہ مخالف کون ہے۔

کون بات کر رہا ہے؟"

میں ہوں یار بھول گئی ہو حنان بات کر رہا ہوں۔" نام بتانے پر اسے وہ فوراً یاد آ گیا۔

اوہ اچھا تو تم ہو کیا بات کرنی ہے اور یہ نمبر کہاں سے ملا تمہیں۔" فائلز وہیں رکھتے اس نے فون کان اور کندھے کے درمیان سے نکال کر ہاتھ میں پکڑے ہی کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

کیوں ویسے کال نہیں کر سکتا کام کا ہونا ضروری ہے کیا۔"

نمبر کہاں سے لیا یہ بتاؤ۔" وہ پوائنٹ پر آتے ہوئے بولی۔

آج کل نمبر نکلوانا کون سا مشکل کام ہے۔ خیر اسے چھوڑا یہ بتاؤ اکیڈمی کب آ رہی ہو۔"اس کی بات کو وہیں اگنور کرتے ہوئے اس نے اپنے مطلب کی بات پوچھی۔

آجاؤں گی کچھ دنوں تک فلحال طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" وہ بس اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی بابا کی ڈیتھ کے وقت وہ کیسے اس کے سامنے روئی تھی اسے اپنی حالت کا اچھے سے پتا تھا اور وہ اسے سنبھال رہا تھا۔

ابھی بھی کچھ دن ؟ حجاب آگے ہی کتنے دن تم نہیں آئی ہو ہمارے ایگزام سر پہ ہیں تمہیں پتا بھی ہے اور مجھے تمہارے علاوہ کوئی نہیں پڑھا سکتا میں اگر اس مرتبہ فیل ہوا ناں تو اس مرتبہ میرے ابا سے ڈانٹ تم کھاؤ گی میرے حصے کی۔" وہ جان بوجھ کے اسے ایگزام کے متعلق بتا رہا تھا پھر یقیناً وہ مان جاتی۔

www.novelsclubb.com

اوہاں ٹھیک ہے میں آج آجاؤں گی۔" اور پھر حجاب نے بخوبی "یاہو" کی آواز فون کے اس پار سے سنی تھی۔ وہ جانتا تھا وہ مان جائے گی مگر اتنے جلدی اسے اندازہ نہیں تھا۔

فون کٹ چکا تھا وہ آج یونی نہیں گئی تھی خیر تھی اپنی پڑھائی داؤپہ لگا سکتی تھی بعد میں مزید محنت کر کے وہ سب کور کر سکتی تھی مگر اپنی وجہ سے وہ کسی دوسرے کی پڑھائی داؤپہ نہیں لگا سکتی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا وہ اپنے گھریلو مسائل کی وجہ سے یہ اتنی اہم بات بھول جائے گی۔مسئلہ یہ نہیں تھا کہ وہاں انھیں کوئی اور نہیں پڑھا سکتا تھا۔مسئلہ یہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ کمفرٹیبل ہو چکے تھے اور جبکہ پیپرز سر پہ تھے اور اگر ٹیچر چینج ہو جاتا تو ان کیلئے ایڈجسٹ کرنا بہت مشکل ہو جاتا۔

سو اس نے آج ہی اکیڈمی جانے کی سوچی۔

www.novelsclubb.com

--

کلاس میں موجود سب اس کو اپنا تعارف کروا رہے تھے جسے وہ بغور سن رہا تھا۔

راحت کی باری آتے ہی اس نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"تو جی راحت میڈم آپ کی کھجلی دور ہوئی یا پھر میری مدد کی ضرورت ہے ابھی۔"

منت نے ہاتھ منہ پہ رکھے سر نیچے جھکا کے مسکراہٹ چھپائی تھی۔فائز کی نظروں سے بچ نہ سکی۔

"جج جی سر وہ تو بس ایسے ہی تھوڑا کڑک پراٹھا کھا لیا تھا تو زبان کو لگ گیا اس لیے ہو رہی تھی۔"اس کی ایسی بے تکی لاجک پر فائز کی نظر بے اختیار منت پر رکی تھی یہ کیسی دوستیں اس نے بنا رکھی تھیں خود تو دماغی طور پر کافی بہتر تھی وہ مگر اس کی دوست ؟؟؟

www.novelsclubb.com

منت نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا بھلا اس سب میں اس کا کیا قصور۔وہ اس کو کیوں گھورتا تھا۔

کوشش کریں ساتھ چائے کے سپ بھی لیا کریں اور اگر پھر بھی کھجلی ہو تو مجھے بتایئے گا میں اس مسئلے کو جڑ سے ہی ختم کر دوں گا۔" اس نے سرد نظریں اس پر جماتے ہوئے کہا راحت نے مشکل سے تھوک نگلا۔ وہ سب کے سامنے اس کی زبان جڑ سے الگ کرنے کی دھمکی دے رہا تھا اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہو رہا تھا سوائے ان لوگوں کے۔ راحت نے بند منہ کے اندر ہی زبان کو آگے پیچھے ہلا کر محسوس کرنا چاہا شکر فلحال وہ سلامت تھی۔ اسے آج اندازہ ہو رہا تھا وہ کتنی فضول زبان استعمال کرتی تھی آئیندہ اس کی توبہ۔

ٹھیک ہے بیٹھ جائیں اب اور فوکس کریں لیکچر پر اور توجہ سے پڑھیے گا میں بالکل بھی کسی قسم کی کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔ جب تک میں یہاں ہوں اس بات کو یقینی بنا کر جاؤں گا کہ سب کی کھجلی مکمل طور پر ختم ہو جائے۔" کہتے ساتھ ہی وہ بورڈ کی طرف مڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

راحت نے جھر جھری لی یہ تو اس سے بھی زیادہ سڑا ہوا نکلا تھا جتنا منت نے بتایا تھا راحت نے منت کو شکایتی نظروں سے گھورا جیسے اس میں اس کا قصور ہو۔ کافی حد تک تھا بھی اس نے بتایا کیوں نہیں کہ فائز پیچھے کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔ منت اس کی نظروں کے جواب میں بس اپنی ہنسی ہی دباتی رہی۔

السلام علیکم۔" اس کے آتے ہی سب کھڑے ہو گئے اس نے سلام کا جواب دے کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

میم اتنے دنوں سے کہاں تھیں آپ۔" کسی بچے نے پیچھے سے آواز لگا کر اس سے سوال کیا تھا۔

میم کے ابو کی ڈیتھ ہو گئی تھی اس لئے نہیں آئیں اور اب اس بارے میں کوئی بات نہ کرے آگے ہی کافی وقت ضائع ہو چکا ہے میم آپ سیدھا لیکچر دیں۔" حجاب کے بجائے حنان نے جواب دیا تھا گویا اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔ وہ واقعی اس سب کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اور بچہ بھی حنان کے کہتے ساتھ چپ ہو گیا تھا اس نے کچھ زیادہ ہی اپنا ڈر بچوں کے درمیان پھیلایا ہوا تھا۔

کافی دن چھٹی پر ہونے پر کافی سلیبس رہتا ہے میں کوشش کروں گی ہم لوگ پیپرز سے پہلے پہلے کم از کم دو بار اس کو ریوائز کر لیں۔ تاکہ کسی کو کوئی مشکل نہ ہو اور ہماری اچھی تیاری ہو جائے۔" ٹائم ٹیبل وہ گھر سے ہی بنا کر لائی تھی اب بس اس پر عمل کرنا تھا کافی زیادہ کام رہ گیا تھا جو اس کو مکمل کرنا تھا اور وقت صحیح معنوں میں بہت کم رہ گیا تھا۔

--

حنان تم پھر پیچھے پیچھے آرہے ہو۔"اس نے بیزاری چہرے پر پھیلاتے ہوئے کہا۔

وہ تنگ تھی اس بات سے مگر اس کا فلحال بحث کا کوئی موڈ نہیں تھا اس لیے صاف لہجے میں اس سے کہہ دیا۔

تم کیوں بھول جاتی ہو میرا ابھی اسی طرف گھر ہے۔"وہ سڑک پر دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہاں تو تھوڑا آگے پیچھے ہو کے نہیں چل سکتے ساتھ ساتھ چلنا ضروری ہے۔"

کیوں بھئی تمہیں نہیں لگتا ہم ہم قدم اچھے لگتے ہیں ایک ساتھ؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوری دلچسپی سے پوچھا تھا۔

تم فلرٹ کر رہے ہو میرے ساتھ؟"اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

نہیں تمہیں قوالی سنا رہا ہوں۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ جیسے بھرپور بدمزہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

جو بھی ہے لیکن تم یہ بتاؤ نمبر کہاں سے لیا تھا تم نے اور کل کیا صرف یہی بات کرنے کیلئے تم نے کال کی تھی؟"

نمبر تو میں نے تمہارے آفس میں موجود ڈیٹا سے نکال لیا تھا اور کال تو بس بات کرنے کیلئے کی تھی مگر تم نے تو بس مطلب کی بات کی اور کال کاٹ دی۔"

تم نے آفس سے میرا نمبر نکالا تھا؟" وہ اس کی حرکتوں پر مکمل حیران تھی۔اس نے بس معصومیت سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

تمھں کسی نے کچھ کہا کیوں نہیں۔"

تمہیں کس نے کہا مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا سر جابر نے پوچھا تھا مجھ سے۔"

www.novelsclubb.com

کیا پوچھا تھا؟"

یہی کہ مس حجاب کا نمبر کیوں چاہیے۔"

پھر؟"

پھر کیا حجاب۔۔ بات کرنی تھی اس لیے۔" وہ اس کے سوال جواب سے اکتا گیا تھا اس نے اسے کچھ اور بتانا تھا۔

تم نے انھیں یہ بتادیا؟" وہ ایک بار پھر حیران ہوئی تھی۔

میں نے ڈیٹ کی آفر نہیں کرنی تھی حجاب تم ٹیچر ہو ہماری اتنے دنوں سے نہیں آ رہی تھیں پیپرز بھی سر پر تھے وہ کسی اور ٹیچر کا انتظام کر رہے تھے بس اس سلسلے میں بات کرنی تھی میں نے انھیں تفصیل بتادی تھی تم ہر بات کو دوسری طرف سے مت سوچا کرو۔" وہ جیسے اس کی عقل پہ ماتم کر رہا تھا۔ مگر اپنی طرف سے وہ بھی ٹھیک تھی۔

اچھا ٹھیک ہے۔" اس نے جیسے ہار مانی تھی۔

www.novelsclubb.com

تمہارے بابا کا بہت افسوس ہوا کسی چیز کی کبھی کوئی ضرورت ہو میں حاضر ہوں۔"

کچھ خاموشی لمحوں کے گزرنے کے بعد اس کی طرف سے آواز آئی تھی اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

اور تمہیں ایک اور بات بھی بتانی تھی۔"وہ اب بھی خاموش رہی۔

ہو سکتا ہے پیپرز دینے کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں۔"کہہ کر اس نے حجاب کی طرف دیکھا اس کا چہرہ ہر قسم کے تاثر سے خالی تھا۔اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ جہاں بھی جائے۔اداس سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔

بابا چاہتے ہیں میں ان کا بزنس سنبھالوں مجھے بھی اسے میں دلچسپی ہے مگر یہیں رہ کر مگر وہ مجھے یہاں سے بھیجنا چاہتے ہیں۔اور شاید کچھ عرصے تک میں واپس نہ آ سکوں۔"

ہمم۔"جواباً اُس نے بس اتنا کہا تھا۔حنان کو کچھ تسلی ہوئی چلو وہ اس کی بات سن تو رہی تھی آخر۔

تو کیا تم میرا انتظار کرو گی؟"حجاب نے اس کی جانب نظریں گھمائیں اور بڑے ہی آرام سے تسلی کے ساتھ نفی میں گردن ہلا دی۔

وہ بے اختیار ہنس دیا۔اسے اسی چیز کی توقع تھی۔

جواب دینے کا شکریہ۔ہمارا جتنا بھی وقت ساتھ گزرا تمہارا تو نہیں پتا مگر میرا بہت اچھا گزرا۔تم جیسی بھی زندگی گزارنا چاہتی ہو اللہ تمہیں ہر خوشی دے۔"اداس مسکراہٹ چہرے پہ سجائے وہ بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہو سکتا ہے کل سے اکیڈمی بھی نہ آؤں جانے سے پہلے بس ملنا چاہتا تھا تم سے۔میں اب یہ بالکل بھی نہیں کہوں گا کہ میرا انتظار کرنا بس ہاں مجھے یاد ضرور رکھنا کیوں

کہ میں تمہیں تو کبھی بھول نہیں پاؤں گا لیکن یہی چاہوں گا کہ تم بھی یاد رکھنا۔ نمبر یہی ہو گا جب چاہو کسی چیز کی بھی ضرورت ہو صرف ایک میسج کر دینا میں بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر تمہارے پاس حاضر ہوں گا۔ جانتا ہوں تم کبھی کچھ نہیں کہو گی مگر میری طرف سے کہنا میرا فرض تھا۔ ابھی دل کی لگن کی شروعات تھی میں کوشش کروں گا یہ اس سے آگے نہ بڑھے کیونکہ میں جانتا ہوں تمہاری ترجیحات میں میں کبھی نہیں آپاؤں گا۔ اور کسی امید کی کرن کا انتظار کرتے کرتے میں اپنے دل کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ خوش رہو جہاں بھی رہو۔ مجھے کبھی زندگی میں کسی چیز سے فرق نہیں پڑا لیکن آج پڑ رہا ہے اور پڑتا رہے گا ساری زندگی مگر کوئی نہیں۔" وہ پھیکی ہنسی ہنسا۔ "بہت اچھا لگا تم سے مل کے حجاب۔ میم حجاب۔" اس نے درستگی کی۔

فی امان اللہ۔" کہتے ساتھ اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کے گرا تھا۔

www.novelsclubb.com

فی امان اللہ۔"اس کے بہتے آنسو دیکھ کر اس نے دھیمی آواز میں کہا۔حنان سن کر رکا نہیں وہیں سے پاؤں واپس موڑے اور پھر رک گیا۔

اخری بار معذرت کر رہا ہوں میرا گھر اس جانب نہیں تھا میں نے جھوٹ بولا تھا۔" بغیر مڑے وہ بول رہا تھا حجاب اداسی سے مسکرا دی۔آج اس کو برا نہیں لگا تھا حنان بھی یہ بات جانتا تھا وہ بغیر دیکھے اس کی مسکراہٹ تک رسائی حاصل کر چکا تھا۔اس کے چہرے پہ بھی اب وہی اداس مسکراہٹ رینگ رہی تھی اور بس دونوں سر جھکائے مخالف سمت کو چل دیے۔

اور یہ وہ لمحہ تھا جہاں حجاب کو لگا زندگی بے رونق سی ہو گئی ہے۔کچھ لوگ صرف کچھ وقت کیلئے زندگی میں آتے ہیں لیکن زندگی میں رنگ بھر دیتے ہیں۔حنان بھی ان میں سے ایک تھا وہ اسے تنگ ضرور کرتا تھا مگر اسے ان سب مسئلوں سے دور لے کے چلا جاتا تھا جہاں کچھ پل کیلئے ہی سہی اسے سکون مل جاتا تھا۔گھر کی طرف

www.novelsclubb.com

جاتے ہوئے اس کے دماغ میں بس ایک ہی بات چل رہی تھی اکیڈمی کتنی بے رونق ہو جائے گی اس کے بغیر۔

مگر اب صرف اکیڈمی ہی نہیں اس کی زندگی بھی ہو چکی تھی۔پہلے بابا اور اب حنان۔آہ

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com